هٰذَا کِتَابُنَا یَنطِقُ عَلَیکُم بِالحَقِّ ؕ

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس شیخ و شباب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مُناظرہ معہ اضافہ

مصنفہ

سید برکت علی شاہ (گوشہ نشین)

پبلشر

منیجر کتب خانہ حسینیہ حلقہ ۵۲ موچی گیٹ لاہور

محلہ شیعاں

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۷۸۶

إنا من المجرمين منتقمون

کتاب مستطاب ہدایت نصاب مونس

شیخ و شاب مدلل بدلائل سنت و کتاب

المسمّٰی بہ

کلیدِ مناظرہ

مع اضافہ

مؤلفہ

مولانا مولوی سید برکت علی شاہ صاحب (گوشہ نشین) وزیر آبادی پنجاب

مصححہ

مولانا مولوی ابوالصفا حاجی مرزا احمد علی صاحب رئیس المناظرین

الامرتسری الکربلائی

حسب فرمائش

منیجر کتبخانہ حسینیہ حلقہ نمبر ۵۲ محلہ شیعاں لاہور

سنہ ۱۹۵۶ء

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنتِ اسد والدہ ماجدہ حضرت علی علیہ السلام

ازالۃ الخلفاء صفحہ ۱۵۱ پر ہے کہ حضرت رسول اللہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد ہماری ماں تھی۔ بعد اس ماں کے کہ جس سے ہم پیدا ہوئے جب حضرت ابوطالب ہم لوگوں کو جمع کر کے اپنے ساتھ کھانا کھلاتے تو فاطمہ بنتِ اسد اس کھانے میں سے کچھ بچا رکھتیں۔ جو ہم دوبارہ آ کر کھاتے۔

ارجح المطالب صفحہ ۲۳۵ پر بحوالہ اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابۃ والدہ ماجدہ جناب امیر علیہ السلام کی تعریف کے متعلق ایک طویل حدیث لکھی ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ رسول اللہ آپ کے جنازہ پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔ اے میری ماں خدا تجھ پر رحم کرے۔ تو میری ماں کے بعد میری ماں تھی۔ تو خود بھوکی رہتی۔ اور مجھ کو کھلایا کرتی۔ تو آپ ننگی رہتی۔ اور مجھ کو پہنایا کرتی۔ تو اپنی جان کو اچھے کھانے سے باز رکھتی۔ اور مجھے کھلاتی۔ تو خاص خدا کے لئے اور آخرت کے گھر کے لئے یہ حسن سلوک مجھ سے کیا کرتی۔ آنحضرت نے اپنا پیراہن ان کے کفن کے لئے دیا۔ پھر قبر آنحضرت نے خود کھود دی۔ اور مٹی بھی نکالی پھر خود اس میں لیٹ گئے۔ اس پر صحابہ نے کہا۔ یا حضرت آپ نے اس کے ساتھ وہ معاملہ کیا ہے۔ جو آج تک کسی سے نہیں کیا حضور نے فرمایا۔ کہ ابوطالب کے بعد اس سے زیادہ کوئی شخص میرے ساتھ نیکی کرنے والا نہیں تھا۔ یہی روایت باختلاف الفاظ مدارج النبوۃ جلد دوم صفحہ ۷۰ پر بھی درج ہے۔

جس پاک گود میں آنحضرت نے آرام فرمایا ہو۔ جس مقدس آغوش میں آنحضرت اٹھائے گئے ہوں۔ جو پاک سینہ آنحضور کے نورانی سینے سے چمٹا رہا ہو۔ جو پاک ہونٹ آنحضرت کے پاک ہونٹوں کے بوسے لیتے ہوں۔ اور جو پاک آنکھیں آنحضرت کے چہرے پر ہر وقت کھلی ہی ہوں ان کے ایمان میں رخنہ اندازی کرنا کہاں کا اسلام اور کہاں کی انسانیت ہے۔ یہ شوخی اور گستاخی اہلسنت کو مبارک ہو شیعہ اثنا عشری تو اس عقیدہ پر چار حرف کہتے ہیں۔

آنحضرت تو ارشاد فرمائیں اور بار بار ارشاد فرمائیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد میری ماں ہیں وہ واجب الاحترام ہیں اور میری محسنہ ہیں مگر علمائے اہل سنت بایں ہمہ ان کو مومن نہ سمجھیں اس سے بڑھ کر بے انصافی اور ضمیر فروشی کیا ہو سکتی ہے۔

محبت تلاش وہ گلا سڑا اور بدبودار پھل ہے جو اس قابل نہیں کہ اسے دوسرے پاکیزہ اور صحیح سالم پھلوں میں رکھا جائے۔ اس ضرر کا ازالہ صرف اسی بات میں ہے۔ کہ اس کو دوسرے پھلوں

سے علیحدہ کر کے کہیں دور دراز مقام پر پھینک دیا جائے۔ جہاں اسے جانور کھا جائیں اور خلق خدا اس کی تعفن اور سڑاند سے محفوظ رہے۔

دنیا میں کوئی ایسا مسلمان نہیں ہو سکتا جو ان کا سیۂ اعمال سے خائف نہ ہو۔ اور جسے خوشنودی خدا کی ضرورت نہ ہو۔ اگر ثلاثہ کے دل میں ذرہ بھر بھی محبت رسول یا الفت آل رسول ہوتی تو ہم لوگوں کو کیا پڑی تھی کہ خواہ مخواہ ان کو برا سمجھتے۔ قرآن مجید کی ورق گردانی کریں۔ تفاسیر کا مطالعہ کریں۔ احادیث پر نگاہ غور ڈالیں۔ یا تاریخ کو پڑھیں کوئی بات حضرات ثلاثہ کی حمایت نہیں نکلتی ان کی ہر ایک حرکت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اسلام صدق اور خلوص سے مبرا تھا۔ اور یہ لوگ ہمیشہ اسی تاک میں رہے کہ کب آنحضرت رحلت فرمائیں۔ اور وہ آپ کی تمناؤں پر کھلے بندوں پانی پھیر کر دکھا دیں۔ ان کے دل پر آفتاب ایمان نے کسی وقت بھی نور افشانی نہ کی تھی۔ وہ کفر میں پیدا ہوئے۔ کفر میں پرورش پائی۔ اور کفر میں فوت ہوئے۔

ولادت جناب امیرؑ

امام عاصمی نے کتاب زین الفتیٰ تفسیر سورۂ ہل اتیٰ میں حدیث نور کو بروایت انس بن مالک لکھا کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میں اور علیؑ ایک ہی نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہم دونوں اس وقت عرش کی دائیں جانب خدا کی یاد میں معروف تھے جب کہ ابھی کچھ مخلوق نہ ہوا تھا۔ حدیث نور یہ ہے۔

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلقت انا وعلیؑ بن ابی طالب من نور واحد نسبح اللہ عزوجل فی یمنۃ العرش قبل خلق الدنیا۔

ابن مغازلی شافعی نے حضرت ابوذر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہؐ نے کہ میں اور علیؑ ایک نور تھے جو عرش کی داہنی طرف خدا کے سامنے تسبیح و تقدیس کرتے تھے جبکہ ابھی آدمؑ کے پیدا ہونے میں چودہ ہزار برس باقی تھے پس یہ نور اصلاب میں منتقل ہوتا ہوا عبدالمطلب کی صلب میں مقیم ہوا۔ جہاں اس کے دو ٹکڑے ہوئے۔ ایک ٹکڑے سے میں اور دوسرے سے علیؑ پیدا ہوا۔

فصول المہمہ ابن صباغ مالکی میں ہے کہ سوائے حضرت علیؑ کے کوئی شخص خانہ کعبہ میں پیدا نہیں ہوا۔ یہ وہ فضیلت ہے کہ حضرت علیؑ سے مخصوص ہے تاکہ حضرت کا علو رتبت اور جلالت قدر ظاہر ہو۔

محمد بن محمود قزوینی شافعی لکھتا ہے کہ جب حضرت علیؑ پیدا ہوئے اور رسول اللہؐ ان کو دیکھنے آئے تو حضرت علی ہنسے اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ اور پھر رسول اللہؐ کی طرف